جناب اختر راہی۔ ایم اے

# رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
# اور
# یہود مدینہ

یہود سے بنی اسرائیل کا وہ قبیلہ مراد ہے جس کا جد امجد یہود بن یعقوب تھا۔ لیکن یہ لفظ بنی اسرائیل کے جملہ قبائل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بنی اسرائیل ایک دور میں اللہ تعالیٰ کی مقبول اور برگزیدہ قوم تھی لیکن کٹ حجتی اور مسلسل انکار و نافرمانی کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی میں غضب کی مستحق قرار پائی۔ حضرت عیسیٰؑ جیسے رحمدل نبی نے یہود کو بتا دیا کہ :

"میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی، اور اس قوم کو جو اس کے دیدی جائے گی"

یہود کا اصل وطن شام و فلسطین تھا اور یہیں سے اٹھ کر حجاز میں مقیم ہوئے تھے، ترک سکونت کے بارے میں مورخین کا ایک بیان یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہود کو عمالقہ کے مقابلہ کیلئے حجاز بھیجا تھا، اور یہ لوگ مدینہ میں آباد ہو گئے تھے، لیکن تاریخی قرائن اس بیان کی تصدیق نہیں کرتے۔

یہود کی نقل سکونت کی بڑی وجوہ معاشی اور سیاسی تھیں۔ اولاً یہود کی آبادی میں دن بدن اضافہ سے معاش کا مسئلہ پیدا ہو گیا، اور فلسطین کا محدود رقبہ ان کی ضروریات زندگی مہیا کرنے کے لیے ناکافی تھا۔ چنانچہ یہود نے بہتر زندگی کے حصول کی خاطر عرب و عراق کا رخ کیا۔ اور بعض یہود حجاز میں آکر مقیم ہو گئے۔ ثانیاً پہلی صدی عیسوی میں رومیوں نے فلسطین پر پے بہ پے حملے کئے حتیٰ کہ یہود کو زمام حکومت ان کے ہاتھ میں دینی پڑی۔ یہود رومیوں کے مظالم سے تنگ آکر فلسطین چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور ہجرت کے لیے قریب ترین علاقے عرب کو منتخب کیا۔

جزیرۂ عرب میں یہودیت | جزیرہ عرب میں یہودیوں کے مستقل سکونت اختیار کر لینے سے

یہودیت یہاں بھی پھیلنے لگی اور اکثر مقامی باشندوں نے یہودیت قبول کر لی۔ یہودیت کے پھیلنے کی بڑی وجہ عربوں کی مرعوبیت تھی۔ یہود ایک الہامی کتاب رکھتے تھے جس سے اہل عرب محروم تھے۔ پھر عرب بدوؤں کی نسبت یہود زیادہ متمدن اور مہذب تھے، اس لئے عرب یہود سے نہایت مرعوب تھے۔

ابوداؤد کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب عربوں کے بچے زندہ نہ رہتے، وہ منت مانتے تھے کہ ہمارا لڑکا زندہ رہے گا تو ہم اس کو یہودی بنا دیں گے۔ ان "جدید الیہودیت" لوگوں کی وجہ سے حجاز میں یہودیت نے برگ و بار پیدا کئے۔

ہجرت نبوی کے وقت حجاز میں یہود کی آبادیاں یثرب اور خیبر میں تھیں، یثرب کی وجہ تسمیہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شہر یثرب بن قانیہ نے آباد کیا تھا، اس لئے اس کا نام یثرب پڑ گیا، یثرب بن قانیہ حضرت نوحؑ کی ساتویں پشت میں تھا۔ آنحضرت کی بعثت کے وقت اس کا یہی نام تھا، مگر آپ نے بدل کر "طیبہ" رکھ دیا۔ ہجرت کے بعد "مدینۃ النبی" مشہور ہوا جو کثرتِ استعمال سے مخفف ہو کر صرف "مدینہ" بن گیا۔

**مدینہ کے یہودی قبائل** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت مدینہ کی آبادی کا اندازہ چار پانچ ہزار کیا جاتا ہے جس میں نصف آبادی یہود کی تھی، اور باقی نصف اوس خزرج کی۔ اوس اور خزرج بارہ قبائل میں بٹے ہوئے تھے اور اسی طرح یہود کم و بیش بیس قبائل میں منقسم تھے۔ یہود کے قبائل میں مندرجہ ذیل زیادہ اہم تھے۔

۱۔ بنو قریظہ :۔ یہ قبیلہ اپنے وطن شام سے ترکِ سکونت کر کے وادی مہر نزور کے قریب جو مدینہ کے مشرق میں واقع ہے آباد ہو گیا تھا۔ یہ وادی بعد میں ان ہی کی نسبت سے "وادی بنو قریظہ" مشہور ہو گئی۔

۲۔ بنو نضیر :۔ یہ قبیلہ بھی بنو قریظہ کے ساتھ آبائی وطن چھوڑ کر مدینے کے جنوب مشرق میں وادئ بطحان کے قریب آباد ہو گیا تھا۔

۳۔ بنو قینقاع :۔ اس قبیلے کے لوگ زیادہ تر صناع اور زراعت پیشہ تھے خصوصیت کیساتھ آہن گری اور زرگری میں معروف تھے۔ ان کا نام "قینقاع" بھی ان ہی پیشوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ "قین" عربی میں لوہار کو کہتے ہیں۔ اور "قاع" سے مراد وہ نرم زمین ہے جو کھیتی باڑی کے قابل ہوتی ہے، مدینہ کے دوسرے قبائل کی نسبت یہ قبیلہ زیادہ طاقتور اور مضبوط تھا۔

۴۔ بنو ہدل :۔ یہ قبیلہ بنو قریظہ کے ساتھ وادی مہرزور میں آباد تھا، اور ہمیشہ سیاسی معاملات میں ان ہی کی پیروی کرتا تھا۔ اس قبیلے کو "بنو ہدل" اس لئے کہا جاتا تھا کہ اس قبیلے کے لوگوں کے ہونٹ موٹے اور لٹکے ہوئے ہوتے تھے۔ عربی میں ایسے آدمی کو ہدل کہا جاتا ہے۔

۵۔ بنو زنباع :۔ یہ قبیلہ بھی بنو قریظہ ہی کی ایک شاخ تھا اور سیاسی طور پر اسی کا ہمنوا۔

ان کے علاوہ بھی یہودیوں کے کئی قبائل موجود تھے جن کا ذکر "میثاق مدینہ" میں موجود ہے۔

**یہود کی علمی برتری** | مدینہ کے یہودی انصار کی نسبت زیادہ قوی تھے، اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ عہد جاہلیت میں اوس اور خزرج کے درمیان جو "جنگ بعاث" ہوئی تھی اس نے انصار کو کمزور کر دیا تھا۔ پھر تعلیمی میدان میں انصار یہود سے پیچھے تھے۔

مدینہ میں "بیت المدارس" کے نام سے یہودیوں کا ایک اجتماعی ادارہ موجود تھا جہاں ان کے احبار و رہبان جمع ہو کر پیش آمدہ مسائل پر صلاح مشورہ کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ ان کے اس ادارے میں جانے کا اتفاق ہوا۔

حضرت عمرؓ کے بارے میں مرقوم ہے کہ وہ اکثر یہودیوں کے مدارس میں جایا کرتے تھے۔ اسی میل جول کی بنا پر یہودی کہا کرتے تھے کہ ہمیں عمرؓ سے محبت ہے۔

بعض مورخین کا خیال ہے کہ حجاز میں تحریر کا رواج بھی یہود کے ذریعے ہوا۔ تاہم اس علمی و سیاسی شعور کے باوجود ان کی سیاسی زندگی میں وہی قبائلی نظام پایا جاتا ہے جو عربوں کے لئے مخصوص ہے، ہر قبیلے کا جدا سردار اور الگ نظام تھا اور ہر ایک قبیلہ انہی مصلحتوں کے مطابق جنگ و صلح میں شریک ہوتا تھا، یہی وجہ ہے کہ یہودی جاہلی اور اسلامی جنگوں میں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا دکھائی دیتے ہیں۔

**مدینہ میں دعوتِ اسلام** | ہجرت سے تین سال پہلے یعنی ۱۰ھ نبوی میں مدینے کے چھ آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ اور مدینے جا کر اس کا اظہار کیا۔ دوسرے سال یہ تعداد دگنی ہوگئی اور بارہ آدمیوں نے آکر بیعت کی اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے لئے ایک معلم مقرر کر دیا جائے، چنانچہ مصعب بن زبیر کو ان کا معلم بنا کر ساتھ کر دیا گیا، یوں مدینے میں گھر گھر اسلام کا پیغام پہنچ گیا۔

یہود کے صالح الفطرت نوجوان تورات کی بشارتوں اور احبار و رہبان کی بار بار یاد دہانیوں کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لے آئے۔ مثلاً عبداللہؓ بن سلام اور میمونؓ بن یامین وغیرہ ادھر مدینے کے ہر فرد کو اسلام کی دعوت پہنچ رہی تھی اور مدینے کے جانثار صحابہؓ اپنی زندگیوں

میں ایک عالمگیر انقلاب محسوس کر رہے تھے اور اسلام کی خاطر جان کی بازی لگانے کے لئے تیار ہو رہے تھے اور ادھر مکّہ میں تحریکِ اسلامی کو کچلنے کی کوششیں جاری تھیں۔ ظلم کی چکی چل رہی تھی اور ستم کی انتہا ہو رہی تھی، مسلمانوں کی جان کے لالے پڑ گئے تھے، چنانچہ ہجرت کا پروگرام ترتیب پایا، مشرکین مکّہ کو معلوم ہوا تو ان کے ذہن میں آیا کہ نامعلوم یہ لوگ باہر جا کر ہم پر حملہ آور نہ ہو جائیں، چنانچہ مشرکین کے سرداروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ لیکن یہاں اور داؤ بیکار ثابت ہوئے وہاں ان کا یہ منصوبہ بھی خاک میں مل گیا۔

مدینہ پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین کو باہم پیوست کرنے کی خاطر "مواخات" کا رشتہ قائم کیا اور یہود کیساتھ معاہدہ کر کے ان کی سیاسی قوت کو غلط راستے میں استعمال ہونے سے روک دیا۔ مسلمانوں اور یہود کے درمیان جو معاہدہ ہوا، کئی وجوہ سے اہم ہے۔

اوّلاً دنیا کا پہلا تحریری دستور جو کسی مملکت کی خاطر معرضِ وجود میں آیا، یہی "میثاقِ مدینہ" ہے۔ امریکی آئین جو موجودہ دور کا پہلا تحریری آئین ہے۔ ۱۷۸۷ء میں فلاڈلفیا کے مقام پر بنایا گیا۔ سوئٹزرلینڈ میں ۱۸۴۸ء میں پہلا تحریری دستور وجود میں آیا۔ اسی طرح تیسری جمہوریہ فرانس کا آئین ۱۸۷۵ء میں بنایا گیا تھا، غرضیکہ موجودہ ریاستوں کے معرضِ وجود میں آنے سے بھی پہلے ۶۲۳ء میں پہلا تحریری آئین مدینہ میں نافذ ہو گیا تھا۔

ثانیاً نظریہ معاہدۂ عمرانی (Social Contract theory) کے تحت اگر کسی دور میں کوئی ریاست وجود میں آئی تو ان میں مدینہ کی شہری مملکت کو اوّلیت کا مقام حاصل ہے۔ ■■


**الحق کے پُرانے فائل**

بیشمار مضامین اور اعلیٰ علماء کے بلند پایہ افکار کا مجموعہ، ایک نادر اور بیش قیمت ریکارڈ، ہر جلد تقریباً پونے آٹھ سو صفحات، چند نسخے موجود ہیں۔ آج ہی طلب کیجئے۔ رقم پیشگی بھیجئے وی پی نہیں بھیجی جائیگی۔

| | | |
|---|---|---|
| جلد اوّل (آخری ۶ شمارے) | قیمت | -/۳ روپے |
| 〃 دوم مکمل | 〃 | -/۶ روپے |
| 〃 سوم 〃 | 〃 | -/۶ روپے |
| 〃 چہارم 〃 | 〃 | -/۶ روپے |

مجموعہ رعایتی قیمت مع ڈاک خرچ -/۲۰ روپے

دفتر الحق اکوڑہ خٹک ضلع پشاور